# غزوۂ احد اور غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ نیز مشرق وسطیٰ میں بگڑتی صورتحال کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جنگ احد کے واقعات کے ضمن میں کچھ اور واقعات پیش ہیں، جس سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کا مزید پتا چلتا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمروؓ جب فوت ہوئے تو اُن پر قرض تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے مدد طلب کی کہ آپ اُن کے قرض خواہوں کو سمجھائیں کہ وہ ان کے قرض میں سے کچھ کمی کر دیں تو آنحضرت ﷺ نے اُن سے اس خواہش کا اظہار کیا مگر انہوں نے کمی نہ کی۔ تب آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ہر ایک قسم کو علیحدہ رکھنا اور پھر مجھے پیغام بھیجنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ ﷺ کو کہلا بھیجا۔ آپؐ تشریف لائے تو آپؐ کھجوروں کے ڈھیر پر یا ان کے درمیان بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کو ماپ کر دو۔ چنانچہ میں نے ان کو ماپ کر دیا، یہاں تک کہ جو ان کا حق تھا میں نے ان کو پورا دے دیا، پھر بھی میری کھجوریں بچ گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُن میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا! حضرت سعد بن معاذ کی بوڑھی اور کمزور والدہ آنحضرت ﷺ کے عشق میں مدینہ سے باہر نکل آئیں، جس کی تفصیل گزشتہ خطبہ میں پہلے بیان ہو چکی ہے کہ آپؐ نے اپنی سواری رُکوا کر اُن کے بیٹے کی شہادت کا افسوس کیا، یہ تفصیل بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ان واقعات پر غور کرو اور دیکھو کہ آپؐ کو کتنا زیادہ احساس تھا کہ جس کسی کو تکلیف پہنچتی ہے، اُس کیساتھ ہمدردی

کی جائے،اس کے بعد آپ نے اُس بڑھیا سے فرمایا! تم بھی خوش ہو اور دوسری تمام بہنوں کو بھی جن کے رشتہ دار لڑائی میں شہید ہوگئے ہیں، یہ خوشخبری سنادو کہ ہمارے جتنے آدمی آج شہید ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت میں اکٹھا رکھا ہے اور سب نے دعا کی کہ اے خدا ہمارے پسماندگان کی خبر گیری رکھیو! بعدہٗ آپؐ نے خود بھی دعا کی کہ اے خدا! اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کے لیے اچھے خبر گیر پیدا فرما۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کی دلجوئی فرمائی اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور باوجود اس کے کہ آپؐ زخمی ہو چکے تھے، آپؐ کے عزیز ترین رشتہ دار شہید ہوگئے تھے اور آپ کے عزیز ترین صحابہؓ فوت ہوگئے تھے۔ آپؐ برابر قدم بقدم مدینہ کے لوگوں کی دلجوئی فرمارہے تھے، آپؐ کو اپنی تکلیف کا ذرا بھی احساس نہ تھا، آپؐ کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ہو سکتا جو اتنی تکلیفوں، اتنے دکھوں اور اتنی مصیبت کے وقت دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اس جنگ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کس طرح بلند حوصلگی اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دلجوئی کی۔ اس جنگ کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ آپؐ اخلاق کے کتنے بلند ترین مقام پر کھڑے تھے اور اس جنگ میں صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتا چلتا ہے۔ جب آپؐ جنگ ختم ہونے پر مدینہ تشریف لارہے تھے، مدینہ کی عورتیں جو آپؐ کی شہادت کی خبر سن کر سخت بے قرار تھیں، اب وہ آپؐ کی آمد کی خبر سن کر آپؐ کے استقبال کے لیے مدینہ سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچ گئی تھیں۔ ان میں آپؐ کی ایک سالی (یعنی نسبتی ہمشیرہ) حضرت حمنہ بنت جحشؓ بھی تھیں جو حضرت مصعب بن عمیرؓ کی اہلیہ تھیں۔ رسول کریم ﷺ نے جب باری باری حضرت حمنہؓ کو ان کے ماموں حضرت حمزہؓ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحشؓ کی شہادت کی خبر دی تو آپؓ نے انا للّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور اُن کے بلندی درجات کے لیے دعا کی۔ لیکن اپنے خاوند حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کی خبر سن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور کہا! ہائے افسوس۔ یہ دیکھ کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا! دیکھو! عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا! عورت کو ایسے وقت میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور خونی رشتہ دار بھول جاتے ہیں لیکن اسے محبت کرنے والا خاوند یاد رہتا ہے، اس کے بعد آپؐ نے حمنہ سے پوچھا کہ تم نے اپنے خاوند کی وفات کی خبر سن کر ہائے افسوس! کیوں کہا تھا؟ تو آپ نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے اُس کے بیٹے یاد آگئے تھے کہ ان کی کون رکھوالی کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا!

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن کی تمہارے خاوند سے بہتر خبر گیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کردے۔ چنانچہ اس دعا کا نتیجہ یہ تھا کہ حضرت حمنہؓ کی شادی حضرت طلحہؓ سے ہوئی اور ان کے ہاں محمد بن طلحہ پیدا ہوا مگر تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت طلحہؓ اپنے بیٹے محمد کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت نہیں کرتے تھے جتنی کہ حضرت حمنہؓ کے پہلے بچوں کے ساتھ اور لوگ یہ کہتے تھے کہ کسی اور کے بچوں کو اتنی محبت سے پالنے والا طلحہ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔

اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ دیکھو! ایک عورت کا اپنے محبت کرنے والے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے تو اس سے آپؐ کا یہ مطلب تھا کہ مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کریں اور معمولی معمولی باتوں پر ان کو مارنے اور کوٹنے نہ لگ جایا کریں، جب ان کی عورتیں اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہو کر ان کے پاس رہتی ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا اعزاز کیا جائے نہ کہ بات بات پر ان کے ساتھ جھگڑا و فساد کیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا! ہر بات میں ایک سبق ہوتا ہے، انسان غور سے سنے اور سوچے تو پھر پتا لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بات صرف اس فرد کے لیے نہیں تھی بلکہ عمومی طور پر ہر ایک کے لیے ایک نصیحت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ کی ان عورتوں کو جن کے رشتہ دار جنگ میں شہید ہوگئے، ان کی خبریں پہنچ چکی تھیں، انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے جب عورتوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپؐ کو مسلمانوں کی تکلیف کا خیال آیا اور آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ہمارے چچا اور رضاعی بھائی حمزہؓ بھی شہید ہوئے لیکن ان کا ماتم کرنے والا کوئی نہیں؟ یہ سن کر صحابہؓ جن کو آپؐ کے جذبات اور احساسات کو پورا کرنے کی تڑپ تھی وہ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اور اپنی عورتوں سے جا کر کہا! بس اب تم اپنے عزیزوں کا رونا بند کر دو اور رسول کریم ﷺ کے مکان پر جا کر حمزہؓ کا ماتم کرو۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ چونکہ تھکے ہوئے تشریف لائے تھے، آپؐ آرام فرمانے لگے، جب ثلث رات گزر گئی تو حضرت بلالؓ نے آپؐ کو عشاء کی نماز کے لیے جگایا، آپؐ جب بیدار ہوئے تو اس وقت عورتیں ابھی تک آپ کے مکان پر حضرت حمزہؓ کا نوحہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ! یہ کیا ہو رہا ہے ؟ عرض کیا گیا، یارسول اللہ مدینہ کی عورتیں حضرت حمزہ کی وفات پر رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ مدینہ کی عورتوں پر رحم کرے، انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے، پھر فرمایا! مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو مجھ سے بہت زیادہ محبت ہے۔ ساتھ ہی فرمایا! اس طرح نوحہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ

امر ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: آپؐ نے حضرت حمزہؓ کی وفات پر کسی کے نہ رونے کا اظہار فرمایا، اُس وقت بھی آپؐ کا جذبہ صرف دلجوئی کا تھا اور جب آپؐ نے رونے والوں کو منع فرمایا، اس وقت بھی آپؐ کا جذبہ دلجوئی کا ہی تھا، آپؐ نے منع بھی کر دیا اور ان کا شکریہ بھی ادا کر دیا، ہمیں یہ کتنا شاندار اور عظیم الشان طریق نظر آتا ہے جو اتنے نازک وقت میں آپ نے اختیار کیا۔

جب نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو اپنی بیٹی فاطمہؓ کو تلوار پکڑاتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹی! اس تلوار پر لگے خون کو دھو ڈال، اللہ کی قسم! آج تو اس تلوار نے حق ادا کر دیا ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے بھی آپ کو اپنی تلوار تھماتے ہوئے وہی الفاظ کہے جو رسول اللہ نے ارشاد فرمائے تھے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے بعض دیگر صحابہ کا نام لے کر فرمایا کہ انہوں نے بھی خوب داد شجاعت دی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس تناظر میں فرماتے ہیں: غرض آپؐ نے یہ بھی برداشت نہ کیا کہ آپؐ کا داماد کوئی ایسی بات کرے جس سے دوسرے صحابہ کے دلوں کو ٹھیس پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنگ احد کے واقعات تو یہاں ختم ہوتے ہیں۔ فرمایا! ایک اور غزوہ جس کا نام غزوہ حمراء الاسد ہے جو شوال تین ہجری میں ہوا۔ یہ غزوہ اصل میں غزوۂ احد کا ہی حصہ اور تتمہ ہے اور اس سے حاصل ہونیوالے نتائج کی بنا پر غزوہ احد کو حقیقی معنوں میں مسلمانوں کی ہی فتح شمار کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آگے تفصیل ہے اس کی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا نیز فرمایا! دوسری بات جو عموماً میں تحریک کرتا رہتا ہوں، وہ دعا کیلئے ہے، دعائیں جاری رکھیں، جیسا کہ خیال اور خدشہ تھا ایران پر اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے، ہر ایک کو پتا ہی ہے، اس سے مزید حالات خراب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان دنیا کے لیڈروں کو بھی عقل دے جو عالمی جنگ کو ہوا دینے کی مزید کوشش کر رہے ہیں مسلم امہ کو بھی سمجھ اور عقل دے اور ان کو توفیق دے کہ وہ ایک بن کر پھر مقابل کا صحیح طرح مقابلہ کر سکیں اور حکمت اپنا سکیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے گزشتہ دنوں وفات پانے والے دو مرحومین مکرم مولانا غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ حال مقیم امریکہ اور مکرم احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔